رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۴ ماہ نبوت ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے متعلق ۴ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالے کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالے کے فضل سے اچھی ہے ثم الحمدللہ

جلد ۱۵ | ۱۵ ماہ نبوت ۱۳۲۶ ہش | ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۶۶ ھ | ۱۵ نومبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۵۳

حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ

(رقمزدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

حضرت مولانا مرحوم کی وفات ہمارے لئے ایک قومی صدمہ ہے ۔ ایسے متقی ، نیک ، لائق ، مخلص بے نفس اور مخلص ممبروں کا موجود ہونا جماعت کے واسطے موجب فخر ہے ۔ اور ان میں سے کسی کی جدائی ہمارے لئے موجب دکھ اور رنج ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے ۔ کہ یہ وفات وحیات مسیح کے جھگڑے میں تو ہمیں ناحق ملانوں نے ڈال دیا ۔ ورنہ ہماری بعثت کی اصل غرض تو یہ ہے ۔ کہ ہم ایک ایسی نیک جماعت بنائیں جو اللہ تعالے کے ساتھ پاک تعلق رکھنے والی ہو ۔ حضرت مولانا صاحب مرحوم ان لوگوں میں سے تھے ۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مقصد کو پورا کیا ۔ اور راہ سلوک کو طے کرنے والوں کے واسطے ان کا وجود ایک قابل تقلید نمونہ تھا ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے جب کبھی سفر پر جاتے تو عموماً مقامی امیر اپنے بعد مولانا مرحوم کو ہی مقرر کرتے اور میں نے دیکھا کہ اپنی امارت کے زمانہ میں مرحوم مساکین اور غربا کو اپنی جیب سے بھی امداد کرتے ۔ اور کئی لوگ ان کے ذریعہ سے پرورش پاتے ۔

مرحوم زبان انگریزی کے بڑے ماہر ہونے کے ساتھ عربی زبان بھی خوب جانتے تھے ۔ اور اسی واسطے ترجمہ قرآن شریف کا کام ان کے سپرد تھا اس کام میں ان کے اور معاون بھی تھے ۔ جیسا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے اور مولوی شیخ غلام فرید صاحب مگر چیف آڈیٹر مولانا مرحوم ہی تھے ۔ اور چھاپنے کی آخری منظوری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے دیکھنے اور اصلاح کرنے سے ہوتی رہی ۔

مرحوم طبعاً خاکسار واقع ہوئے تھے حد درجہ کا انکسار آپ کی طبیعت میں تھا ۔ چھوٹے بڑے سب کی خدمت کے واسطے ہمیشہ کمر بستہ طیار معلوم ہوتے تھے حسن اتفاق سے اس دفعہ قادیان سے لاہور ہم اکٹھے ایک ہی قافلہ میں آئے ۔ اور لاہور میں ہم دونوں کے واسطے ایک ہی جگہ احمدیہ ہوسٹل میں قیام کا انتظام ہوا ۔ اور اس طرح گذشتہ اڑھائی ماہ اکٹھا رہنے کا موقعہ ہوا ۔ جب کبھی مرحوم مجھے دیکھتے ۔ کہ میں کوئی چیز لانے کے واسطے بازار جاتا ہوں تو اصرار کرتے ۔ کہ آپ نہ جائیں ۔ میں لا دیتا ہوں ۔ آپ ہر ایک کام بے تکلف مجھے کہہ دیا کریں تاکہ مجھے ثواب ہو ۔

جب میں لاہور دفتر اکونٹنٹ جنرل میں ملازم تھا (۱۸۹۶ تا ۱۹۰۰ء) تو مرحوم بھیرہ سے انٹرنس پاس کر کے لاہور آئے اور ایف ۔ سی ۔ کالج میں داخل ہوئے ۔ اور اسی بورڈنگ میں رہے تھے ۔ یہ بورڈنگ میرے دفتر کے قریب تھا ۔ مرحوم روزانہ نماز مغرب اور عصر جماعت کے ساتھ پڑھنے کے واسطے میرے دفتر میں آجاتے ۔ دفتر کے ساتھ ایک چھوٹی سی مسجد تھی ۔ وہاں ہی ہم روزانہ نمازیں اور جمعہ کی نماز پڑھتے کچھ دفتر کے مسلمان ہمارے ساتھ شامل ہو جاتے اور نماز باجماعت ہوتی ۔ تب سے مرحوم کی میرے ساتھ دوستی اور محبت کا تعلق تھا ۔ پھر جب مرحوم نے بی ۔ اے پاس کر لیا ۔ تو قادیان کے اسکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے ۔ ۱۹۰۱ء میں دو سال میں ان کے ساتھ سیکنڈ ماسٹر رہا ۔ لیکن جب قادیان میں کالج بن گیا ۔ تو مرحوم کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے اور عاجز کو سکول کا ہیڈ ماسٹر اور کالج کا منیجر اور ایک مضمون کا پروفیسر مقرر کیا گیا ۔ کالج دو سال رہا ۔ اور ایک دفعہ طالب علم ایف ۔ اے کے امتحان میں بھی بھیجے گئے ۔ مگر پھر کالج بند ہونے پر مرحوم ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے ۔ اور عاجز کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمانے پر اخبار بدر کا ایڈیٹر مقرر کیا گیا ۔ جس کام پر عاجز ۱۹۱۴ء تک رہا ۔ اور مرحوم کو ریویو آف ریلیجنز انگریزی و اردو کی ایڈیٹری کا کام سپرد ہوا ۔

ابتدائی ایام میں جبکہ مرحوم ہنوز لاہور میں طالب علم تھے اور رخصتوں میں کبھی کبھی قادیان آجاتے تھے ایک دفعہ ہم سب قادیان میں تھے ۔ احباب کی مجلس میں مرحوم نے فرمایا " معلوم نہیں حضرت صاحب مجھے بھی پہچانتے ہیں یا نہیں " اتفاق سے اسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اندر سے تشریف لائے ۔ تو حافظ حامد علی صاحب نے عرض کی ۔ کہ حضور رہیلنے آٹا پسوانے جانا ہے میرے ساتھ کوئی آدمی جائے ۔ حضور نے مولوی شیر علی صاحب کا بازو پکڑ کر حافظ حامد علی صاحب کو کہا " میاں شیر علی کو ساتھ لے جاؤ " اس پر مرحوم بہت خوش ہوئے کہ حضرت صاحب مجھے بھی پہچانتے ہیں اور میرا نام بھی جانتے ہیں ۔

مرحوم تہجد کی نماز باقاعدہ پڑھتے اور صبح اشراق کی نماز عموماً مسجد مبارک میں پڑھتے ہوئے دیکھے جاتے ۔ اپنی اولاد کے واسطے دعائیں کرنے اور کرانے کا بہت خیال رکھتے تھے ۔ اور اسی ضمن میں مجھے بھی جب ملتے کسی نہ کسی بچے کے واسطے خصوصیت سے دعا کے لئے تاکید کرتے ۔ اللہ تعالے مرحوم کو جنت میں بلند درجات دے ۔ اور اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور مرحوم کی اولاد پر اس کے بڑے بڑے فضل اور رحمتیں ہوں ۔ آمین ثم آمین

حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کا انتقال

لاہور ۱۴ ماہ نبوت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نہایت پاکباز بے نفس اور فرشتہ خصلت بزرگ حضرت مولانا شیر علی صاحب بی ۔ اے کل مورخہ ۱۳ نومبر بروز جمعرات پونے تین بجے دوپہر میو ہسپتال میں بعمر قریباً ۷۲ سال اس عالم فانی سے رحلت فرما کر محبوب حقیقی سے جا ملے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کو ایک عرصہ سے بندش پیشاب کی شکایت تھی ۔ اسی سلسلے میں آپکا اپریشن کیا گیا تھا ساتھ ہی بخار رہتے اور اسہال کی تکلیف شروع ہو گئی ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے ذاتی نگرانی میں ہر ممکن طبی مدد مہیا فرمائی

حضرت مولوی صاحب کو احمدیہ ہوسٹل میں آپ کی وصیت کے مطابق جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے بامداد محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی ۔ حکیم عبداللطیف صاحب شہید ، ملک غلام فرید صاحب ایم ۔ اے اور میر عبدالمنان صاحب آف کشمیر غسل دیا ۔ آج ساڑھے آٹھ بجے صبح آپکا جنازہ رتن باغ میں لایا گیا ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ایک بڑے مجمع کے ہمراہ نماز جنازہ ادا کی اور لمبی دعا فرمائی

پانچ بجے شام آپ کو احاطہ میاں محمد سلطان واقعہ میانی مزنگ میں امانتاً دفن کیا گیا ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے قبر پر مٹی ڈالی اور دعا کی ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی ۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل لاہور ۱۵ نومبر ۱۹۴۷ء

سپریم کمانڈ کا خاتمہ

اخبارات میں یہ اعلان ہوا ہے کہ ۳۰ نومبر سے سپریم کمانڈ کا خاتمہ کردیا جائے گا۔ ساتھ ہی یہ بتایا گیا ہے کہ سپریم کمانڈ کے خاتمہ کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان یونین سپریم کمانڈر کے ساتھ تعاون نہیں کرتی۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جبکہ ہندوستان یونین سپریم کمانڈ کے ختم کردینے پر راضی ہے (پاکستان گورنمنٹ کی طرف سے سپریم کمانڈ کے ختم کرنے پر اعتراض کیا گیا ہے۔ مسلمان اخبارات میں سے بعض نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ کہ سپریم کمانڈ کو ختم کردیا گیا ہے۔ سپریم کمانڈ کے ختم کرنے کی رپورٹیں دیر سے آرہی ہیں۔ اکتوبر کے شروع میں یہ افواہ پھیل گئی تھی۔ کہ سپریم کمانڈ کو اکتوبر کے آخر میں ختم کردیا جائے گا۔ اس وقت ہم نے اپنے نمائندوں کے ذریعہ سے اس خبر کی تصدیق کرنی چاہی تو ہمیں بتایا گیا کہ سپریم کمانڈ کے خاتمہ پر ہندوستان یونین اور پاکستان دونوں متفق ہیں۔ ہم نے ذمہ دار افسروں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ یہ قدم غلط ہے افسروں اور سامان کے تقسیم کرنے کے بغیر ملک کے تقسیم کرنے سے جو دھکا پہنچا ہے۔ وہی بات سپریم کمانڈ کے ختم کرنے پر پیدا ہوجائے گی۔ جو کچھ مشرقی پنجاب [illegible] اس کی وجہ زیادہ تر یہی تھی۔ کہ پاکستان ہندوستان کے سامان اور سپاہیوں کے [illegible] نے سے پہلے ہی دونوں حکومتیں آزاد ہوگئیں۔ پاکستان کا سپاہی ہندوستان میں تھا۔ اس کا سامان بھی ہندوستان میں تھا۔ اس لئے سکھ خوب سمجھتا تھا کہ میں جتنا بھی خون خرابہ کرونگا۔ اس کو روکنے والا کوئی نہیں باؤنڈری فورس کا خاتمہ بھی اس کا بہت کچھ ذمہ دار تھا) اس میں کوئی شبہ نہیں کہ باؤنڈری فورس چونکہ لارڈ مونٹ بیٹن کے ماتحت رکھی گئی تھی۔ اس لئے اس نے بہت کچھ ہندوستان یونین کی رعایت کی۔ لیکن پھر بھی بوجہ اس کے کہ اس میں مسلمان فوج بھی کچھ نہ کچھ موجود تھی۔ اس کے ہوتے ہوئے اتنا ظلم نہیں ہوسکا۔ جتنا کہ اسکے بعد ہوا۔ باؤنڈری فورس کے ختم ہوتے ہی تباہی پر تباہی آنی شروع ہوگئی۔ ہم حیران تھے۔ کہ باؤنڈری فورس کو امن کے قیام سے پہلے ختم کیوں کیا گیا ہے۔ حالانکہ مشکلات کا اصل حل یہ نہیں تھا۔ کہ باؤنڈری فورس کو ختم کیا جائے بلکہ اصل حل یہ تھا کہ باؤنڈری فورس گورنر جنرل ہندوستان اور گورنر جنرل پاکستان دونوں کے ماتحت ہو۔ تیسرے ممبر اس میں سپریم کمانڈر شامل کرلئے جاتے۔ یا اگر دونوں گورنر جنرل اس قدر وقت نہ دے سکتے۔ تو دونوں گورنر جنرلوں کے نمائندے سپریم کمانڈر کے ساتھ ملکر اس فورس کا انتظام کرتے۔ اور یہ فورس اس وقت تک نہ ہٹائی جاتی۔ جب تک کہ دونوں ملکوں کے پناہ گزین اپنی اپنی جگہوں پر نہ پہونچ جاتے۔ اگر ایسا کیا جاتا۔ تو ہمارا خیال ہے کہ نہ اتنی خونریزی ہوتی۔ اور نہ اتنا علاقہ خالی ہوتا ایسی صورت میں ہمارے نزدیک کچھ نہ کچھ مسلمان مشرقی پنجاب میں بیٹھے رہتے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد لوگوں کے جوش ٹھنڈے ہوجانے کی وجہ سے وہ مستقل طور پر وہاں بیٹھ سکتے تھے۔

باؤنڈری فورس کا خاتمہ ایسی جلدی سے ہوا کہ مشرقی پنجاب کے مسلمانوں میں سے اکثر باوجود اس کے کہ دو دن پہلے وہ اپنے شہر میں بیٹھ رہنے کا فیصلہ کرچکے تھے۔ اس دہشت کی وجہ سے کہ باؤنڈری فورس ختم ہوگئی۔ اب خبر نہیں کیا ہوگا۔ دو دن کے اندر اندر شہروں سے نکل کر کیمپوں میں چلے گئے۔ جتنی دہشت باؤنڈری فورس کے ختم ہونے سے لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوئی ہے۔ اور کسی بات سے اتنی دہشت پیدا نہیں ہوئی۔ سوائے گورداسپور کے جس کا فیصلہ یکدم ہوا۔ باقی لوگ پہلے سے جانتے تھے۔ کہ ہم مشرقی پنجاب میں آچکے ہیں۔ لیکن وہ یہ سمجھتے تھے۔ کہ کچھ عرصہ تک باؤنڈری فورس کی وجہ سے ایک قسم کی حفاظت ان کو حاصل رہے گی۔ لیکن یہ اعلان ہوتے ہی کہ دو دن کے اندر باؤنڈری فورس ختم ہوجائے گی۔ ان کے سوچنے کی قوت بالکل ماری گئی۔ اور انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ اب ہمارے لئے قیامت آگئی اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ کچھ تو یوں بھی تباہی آنی تھی۔ رہی سہی کسر باؤنڈری فورس کے اتنی جلدی ٹوٹنے نے نکال دی۔ اگر باؤنڈری فورس کی اصلاح کی جاتی۔ مسلمان فوج کی نسبت بڑھانے پر اصرار کیا جاتا۔ اور اس کی نگرانی لارڈ مونٹ بیٹن کی بجائے دونوں گورنر جنرل یا ان کے نمائندوں اور سپریم کمانڈر کے سپرد کی جاتی تو یہ خونریزی جو اب ہوئی ہے۔ ہمارے خیال میں اس سے بہت کم ہوتی۔ یقیناً خونریزی باؤنڈری فورس کی موجودگی میں بھی ہوتی۔ اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ کہ خونریزی بہرحال ہونی تھی۔ اور ہوئی۔ مگر سوال صرف اس بات کا ہے کہ تیس اور اکتیس اگست کو جو دہشت مشرقی پنجاب کے مسلمانوں میں پیدا ہوئی۔ وہ باؤنڈری فورس کے توڑنے کا خالص نتیجہ تھا۔ اور اس نے اس تمام مقاومت کی کمر توڑ دی۔ جو بعض جگہ کے مسلمان پیش کرنے کے لئے تیار تھے

سپریم کمانڈ کے توڑنے میں بھی یہی خطرات ہیں۔ پاکستان کی فوج کا بہت سا حصہ تو ادھر آچکا ہے۔ لیکن پاکستان کا بہت سا سامان ابھی ہندوستان میں پڑا ہے بعض غیر ضروری سامان ایسا بھی ہے جو پاکستان کے پاس زیادہ ہے اور ہندوستان میں کم ہے لیکن ضروری سامان زیادہ تر ہندوستان یونین میں پڑا ہے۔ پاکستان کے گولہ بارود کا حصہ چھتیس ہزار ٹن یعنی قریباً ۲۱ لاکھ من اب تک ہندوستان یونین میں ہے۔ اور توپ خانے کا بہت سا سامان اور ہوائی جہازوں کا بہت سا سامان اور بحری فوج کا بہت سا سامان ابھی انڈین یونین کے پاس ہے۔ اس سامان کے بغیر پاکستان کی حفاظت کی کوئی کوشش نہیں کی جاسکتی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سپریم کمانڈ نے پورے انصاف سے کام نہیں لیا۔ اور جس سرعت سے پاکستان کو سامان مہیا ہونا چاہیئے یا اس سرعت سے پاکستان کو سامان مہیا نہیں کیا اور جس نسبت سے پاکستان سے سامان نکالنا چاہیئے تھا اس نسبت سے زیادہ تیزی کے ساتھ پاکستان سے سامان نکالا گیا ہے۔ لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ نسبت قائم رکھی گئی ہے اگر سپریم کمانڈ ختم ہوگئی تو پاکستان کے سامان کا بھجوانا کلی طور پر ہندوستان یونین کے ہاتھ میں ہوگا۔ کیا کوئی سمجھدار انسان کہہ سکتا ہے کہ جنرل آکنلک پاکستان کے جس سامان کو ہندوستان یونین سے پاکستان کی طرف نہیں بھجوا سکتا۔ اس کو سردار بلدیو سنگھ بھجوا دینگے۔ یہ اتنی غلط بات ہے جس کو ہر چھوٹی سے چھوٹی عقل والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان گورنمنٹ جو پہلے خود سپریم کمانڈ کے توڑنے کی تائید میں تھی۔ اب اس وقت تک اس کمانڈ کے توڑنے کی تائید میں نہیں۔ جب تک کہ پاکستان کا سامان پاکستان کو نہ مل جائے۔ اور یہ فیصلہ پاکستان گورنمنٹ کا بالکل عقل کے مطابق ہے۔ اور ہمارے نزدیک پاکستان گورنمنٹ کو اصرار کرنا چاہیئے۔ کہ جب باہمی سمجھوتہ سے ایک تاریخ مقرر ہوچکی ہے۔ تو ہم اس وقت تک سپریم کمانڈ کو توڑنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اگر ہندوستان یونین اس سے پہلے سپریم کمانڈ کو توڑنا چاہتی ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ وہ جلدی سے ہمارا سامان ہمارے حوالے کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتی۔ تو وہ خود سپریم کمانڈ کو قائم رکھنے کے سامان پیدا کرتی ہے۔ آخر ہندوستان یونین اکیلے تو کوئی فیصلہ نہیں کرسکتی۔ پاکستان گورنمنٹ کو برٹش گورنمنٹ پر زور دینا چاہیئے۔ کہ اگر تم سپریم کمانڈ کو ہمارے سامان کے ملنے سے پہلے ختم کرتے ہو۔ تو تم نہ صرف ایک معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہو۔ بلکہ ان خطرناک نتائج کے پیدا کرنے کے بھی ذمہ دار ہو۔ جو سپریم کمانڈ کے خاتمہ کے نتیجہ میں پیدا ہوں گے۔ اگر تم اس کو ختم کرنا چاہتے ہو۔ تو ہمارا حصہ جو ہندوستان یونین سے ہمیں ملنے والا ہے ہمیں ان سے فوراً دلواؤ یا اپنے پاس سے دو۔ آخر برطانوی گورنمنٹ کے وعدہ کی کوئی تو قیمت ہونی چاہیئے اگر وہ اتنی ہی نامرد ہوچکی ہے۔ اور اتنی ہی بے بس ہوچکی ہے۔ تو ہندوستان اور پاکستان کے درمیان سمجھوتہ کرانے میں اس نے دخل ہی کیوں دیا۔ جب ہندوستان یونین کے ظلموں پر پاکستان شکایت کرتا ہے۔ تو برطانوی گورنمنٹ اور برطانوی ڈومینین اپنی بےبسی کا اظہار کردیتی ہیں۔ اور کہتی ہیں کہ یہ تمہارا اندرونی معاملہ ہے۔ اور جب ایک ایسا معاہدہ جو ہندوستان اور پاکستان اور برطانیہ کے مشورہ سے ہوا تھا۔ اسے توڑا جاتا ہے۔ تو برطانوی گورنمنٹ یہ کہہ دیتی ہے کہ چونکہ ہندوستان نہیں مانتا۔ اس لئے ہم سپریم کمانڈ کو ختم کرتے ہیں۔ کیا برطانوی گورنمنٹ کی سیاست آئندہ اسی نقطہ پر چلے گی

ضروری اعلان

تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے بھجوائیں

تمام احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ موجودہ شورش سے ہر طرح نہ گھبرائیں۔ کہ لڑکے تعلیم سے محروم ہوجائیں۔ چاہیئے کہ سب جو تعلیم دلانے کا ارادہ رکھتے تھے اپنے بچوں کو ایف۔ اے اور بی۔ اے میں داخل کرائیں۔ یا ایف ایس۔ سی اور بی ایس سی میں داخل کروائیں۔ اور چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے۔ اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پروا نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ کے ساتھ ملتی جائے ۔

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

طلسمات ہے۔ جو اسلام کے نام پر پاکستان حاصل کرنے والوں سے اب تک نہیں ٹوٹ سکا۔ کیا اقبال نے جو کہا تھا کہ ے

آنکھ کو بتاؤں میں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

غلط ہے یا کیا یہ پاکستان کا اول ہے یا آخر؟

لیکن ہم عرض کریں گے کہ اس طوطی خانے میں نقارے کی کھڑی اور بے رنگ و کیف آواز کون سنتا ہے؟

ٹھمری ٹپہ اور غزل پر اہل محفل کان دھرے ہیں
نادر اس فریاد سے حاصل جکو سنتا کوئی نہیں

شکریہ

میرے لڑکے عزیز پیر سلطان عالم ونائب ناظر ضیافت) کی قادیان میں شہادت پر متعدد احباب نے بذریعہ خطوط وغیرہ اظہار ہمدردی فرمایا ہے۔ میں فرداً فرداً ہر ایک دوست کو جواب دینے سے قاصر ہوں۔ تمام احباب کا میں بذریعہ الفضل شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ تمام دوست مرحوم کی بلندیٔ درجات کے واسطے دعا فرمادیں۔ پیر شبیر عالم بی۔ اے۔ بی۔ ٹی گولیکی۔ ضلع گجرات (پاکستان)

گم شدہ سامان

مندرجہ ذیل اشیاء اگر کسی دوست کو ملی ہوں تو وہ مجھے پہنچادیں یا مرکزی دفتر میں جمع کرادیں

برتنوں کی بوری جس پر ڈیرہ دون ابن بابو فقیر علی معرفت مولوی عبدالقادر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ احمدیہ مسجد بیرون دہلی دروازہ لاہور لکھا ہوا تھا

(۲) ایک گٹھڑی نئے قیمتی ریشمی کپڑے شال وغیرہ۔ گٹھڑی پر ایڈریس سکینۃ النساء بنت حکیم غلام نبی اور بابو بشیر احمد صاحب اوف ڈیرہ دون لکھا ہوا تھا۔

(۳) ایک ٹرنک مقفل جس میں ضروری کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ قرآن کریم تفسیر کبیر تین جلدیں ترمذی شریف تھیں۔

خاکسار بابو فقیر علی قادیانی مہاجر معرفت بابو بشیر احمد صاحب سکونی پٹرول وغیرہ ایجنٹ جھنگ مگھیانہ

(۴) خاکسار کی کپڑے سینے کی مشین لاہور اترنے پر غائب ہوگئی۔ مشین لیف تھی۔ اگر کسی احمدی بھائی یا بہن کو اس مشین کا علم ہو تو پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔ خاکسار خدا بخش احمدی بریکان محلہ اسلام پور۔ جڑانوالہ ضلع لائلپور

خیریت مطلوب ہے

(۱) مجھے مندرجہ ذیل احباب کی خیریت مطلوب ہے وہ جہاں کہیں ہوں اپنی خیریت سے مطلع فرمادیں

(۱) چوہدری بشیر احمد صاحب نمبردار بجوپورہ ڈاکخانہ ضلع سہارنپور یوپی

(۲) برادرم محمد حنیف صاحب گھڑی ساز محلہ شاہ بہلول ثانی سہارنپور شہر یوپی

(۳) عزیزم مولوی عنایت اللہ صاحب دیہاتی مبلغ ساندھن ضلع آگرہ یوپی

خاکسار:۔ مرزا محمد حسین احمدی مبلغ فتح پور۔ براستہ جلالپور جٹاں۔ ضلع گجرات

(۲) قصبہ اوڑ ضلع جالندھر تحصیل نواں شہر میں حملہ کے بعد سے ہمارے خاندان کے مندرجہ ذیل افراد لاپتہ ہیں۔

جگت بی بی۔ محمدی بی بی۔ محمودہ بی بی۔ حسین بی بی جنت فردوس عبدالرحیم صاحب اگر کہیں ہوں یا کسی صاحب کو علم ہو تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ احمدیہ کیمپ رتن باغ جودھامل بلڈنگ لاہور محمد اسمٰعیل احمدی اوڑ

(۳) مندرجہ ذیل کی خیریت مطلوب ہے

(۱) منشی امیرالدین برادر نصیرالدین ساکن ماجری سپالیہ۔ تحصیل کھرڑ مدرس ڈی بی ہائی سکول کوہ کاکھا

(۲) والدہ منشی وزیرالدین

(۳) منشی عبدالغنی خان ہیڈ ماسٹر سکول بھڑی تحصیل کھرڑ ضلع انبالہ۔

(۴) منشی اللہ دتا ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سنگھ تحصیل روپڑ ضلع انبالہ و منشی رحیم بخش مدرس سپالیہ برادر منشی اللہ دتا

(۵) منشی خورشید علیخان ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سیل تحصیل جگادھری ضلع انبالہ

(۶) منشی رحمت اللہ سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول تحصیل جگادھری ضلع انبالہ

(۷) منشی خلیل الرحمٰن ہیڈ ماسٹر مڈل سکول ظفرآباد تحصیل کھرڑ ضلع انبالہ

خاکسار:۔ منشی وزیرالدین ہیڈ ماسٹر سکول بھارہ کہو ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع راولپنڈی ڈاکخانہ بھارہ کہو۔ (پاکستان)

(۳) مجھے ان احباب کی خیریت مطلوب ہے

(۱) خواجہ معین الدین اور زقادی محمد امین صاحب محلہ دارالشکر قادیان (۲) محمد اسلم صاحب ٹائپسٹ تعلیم الاسلام کالج قادیان (۳) سید محمد سعید سلیم صاحب اف محلہ دارالبرکات قادیان خاکسار خواجہ شمس الدین سہنسی

(۴) مجھے مندرجہ ذیل احباب کی خیریت مطلوب ہے

والد صاحب منشی رحمت اللہ صاحب سنوری والدہ صاحبہ ہمشیرگان حسن علی حسن صاحب قادیان محلہ دارالانوار بعد ازاں بریلی میں۔ جہاں کہیں ہوں اپنی خیریت سے اطلاع دیں۔ مبارکہ بیگم معرفت میاں

ضرورت

ایک فرم میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ خواہشمند اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کی تصدیق کے بعد فوراً دفتر نظارت امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور۔ کو بھجوادیں۔ تنخواہ لیاقت کے مطابق دی جائے گی۔ صرف ایسے احباب جو تین سال کا معاہدہ کریں۔ درخواست کریں۔

تنخواہ گریڈ

(۱) فرسٹ کلاس ریڈیو مکینک۔ ایک - ۱۵۰ - ۵ - ۱۰۰

(۲) فرسٹ کلاس الیکٹرک وائرمین۔ ایک - ۱۵۰ - ۵ - ۱۰۰

(۳) اکونٹنٹ جو ٹائپ بھی جانتا ہوں ۱۰۰ - ۳ - ۶۰

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدام احمدیہ کا عہد

میں اقرار کرتا ہوں کہ قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنی جان مال۔ اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہوں گا۔ لیکن

خدام الاحمدیہ کا عمل

یہ ہے کہ ستمبر اور اکتوبر ۱۹۴۷ء دو ماہ میں صرف چار روپے چندہ خدام الاحمدیہ آیا ہے۔

مہتمم مال۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۳ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

برکت علی صاحب لائق امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ

کے متعلق اطلاع

مولوی برکت علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ کے خاندان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مولوی صاحب لدھیانہ ڈسٹرکٹ جیل میں بخیریت ہیں اور امید ہے کہ بہت جلد رہا ہونے کے بعد لاہور آجائیں گے۔ اگر کوئی صاحب ان کے متعلق تفصیلاً پوچھنا چاہیں۔ تو مجھ کو خط لکھ کر دریافت کر سکتے ہیں۔ مولوی صاحب کی طرف سے سب دوستوں اور حضرت صاحب کو سلام علیکم

فضل محمد لدھیانوی مکان ۳۹۱/A محلہ موہن پورہ راولپنڈی

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار پاکستان آرمی کے ریگولر کمیشن کے پہلے انٹرویو میں کامیاب ہوگیا ہے عاجزانہ درخواست ہے کہ فائنل انٹرویو میں بھی کامیابی کے لئے دعا کی جاوے

خاکسار اعجاز احمد (اسلامیہ کالج لاہور)

(۲) مولوی محمد احمد صاحب جلیل ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

دعائے مغفرت

میرے والد میاں قطب الدین صاحب محلہ دارالانوار قادیان بعمر ۶۵ سال چند دن بیمار رہ کر بمقام چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ میں مورخہ ۹/۸ کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب ان کے بلندی درجات ...

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری عزیز احمد بی اے۔ ایل ایل۔ بی۔ پی سی۔ ایس سب جج بہادر سرگودھا

دعوے دخلیابی محمد حیات بنام محمد بخش وغیرہ

دعوے داخلیابی بنام (۱) محمد بخش ولد اللہ بخش قوم شیخ اعوان (۲) شیر محمد ولد محمد (۳) ولی ولد قادر بخش قوم کھوکھر (۴) محمد یوسف (۵) حیات محمد (۶) دوست محمد (۸) خوشی محمد (۹) شیر محمد پسران رکن دین اقوام شیخ اعوان (۱۰) رومی کرن (۱۱) پونگی اور (۱۱) کمار پسران بچت مدائے (۱۳) سورج بھان (۱۴) روچند ما تھو (۱۵) مسعود کمار پسران کندن لعل اقوام بڑوہ کمار سکنائے شاہ پور۔ (۱۶) خدا بخش (۱۷) عالم دین (۱۸) مولا بخش پسران محمد امین اقوام شیخ اعوان سکنائے لنڈی (۱۹) فضل دین۔ (۲۰) عبدالحکیم۔ (۲۱) محمد امین پسران اللہ جوایا اقوام خوجہ سکنائے چھبال (۲۲) رام آسرا (۲۳) جو کیشی (۲۴) ادم لعل پسران صاحب دتہ قوم اروڑہ گلائی سکنائے کوٹ کمبول تحصیل پشاور۔ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان مدعا علیہم مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے لہٰذا بذریعہ ہذا مسمیان مندرجہ بالا درج ہیں جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مسمیان آپ مذکور تاریخ ۱۲/۱۰/۴۸ کو بمقام سرگودھا حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا۔ تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۲۷/۸/۴۸ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم مہر عدالت

کہ ہندوستان یونین کیا چاہتی ہے۔ اور کیا نہیں چاہتی۔ اگر برطانوی گورنمنٹ کی آئندہ یہی پالیسی ہوگی۔ تو اسے اس کا اعلان کر دینا چاہیئے۔ آخر ایک ایسا فیصلہ جو تین طاقتوں نے مل کر کیا تھا۔ اسے ایک طاقت کے کہنے سے کس طرح توڑا جا سکتا ہے۔ اور انصاف کا کونسا قانون ایسا کرنے کی تائید کرتا ہے۔ ہم ان مسلمان اخبارات سے بھی پوچھتے ہیں۔ جو سپریم کمانڈ کے توڑنے پر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ وہ ہمیں بتائیں کہ پاکستان کا اتنا سامان جو ابھی ہندوستان یونین کے پاس ہے۔ سپریم کمانڈ کے ٹوٹنے کے بعد اس کے لانے کی کیا ترکیب ہوگی۔ کیا ان کے نزدیک فیلڈ مارشل آخنلیک جو سامان نہیں بھجوا سکا۔ سردار بلدیو سنگھ اس کو بھجوا سکیں گے۔ اگر ان کے نزدیک سردار بلدیو سنگھ پر زیادہ اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ تو ہمارے نزدیک پاکستان کے قیام کی غرض ہی کوئی نہ تھی۔ اور اگر سردار بلدیو سنگھ صاحب کے ہاتھوں سے اس سامان کا پاکستان کی طرف آنا زیادہ مشکل ہو جائیگا۔ تو سپریم کمانڈ کے توڑنے پر خوشی کے اظہار کے معنے کیا ہیں۔ کیا ہم صرف اس لئے کہ انگریز نے ہمارے ساتھ غداری کی ہے اپنا نقصان کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ اگر تو سوال یہ ہو کہ معاملہ انگریز کے ہاتھ میں رہے۔ یا مسلمان کے ہاتھ میں تو ہم سمجھتے ہیں کہ سارے مسلمان اس بات پر اتفاق کریں گے۔ کہ مسلمان کے ہاتھ میں رہنا زیادہ بہتر ہے۔ لیکن اگر سوال یہ نہ ہو۔ بلکہ یہ ہو کہ ہندوستان یونین سے پاکستان کا مال بھجوانے کا اختیار فیلڈ مارشل آخنلیک کے ہاتھ میں ہو یا سردار بلدیو سنگھ کے ہاتھ میں تو جواب بالکل ظاہر ہے۔ جس طرح پہلے سوال کے جواب میں مسلمانوں کے اندر اختلافِ رائے کم ہی ہوگا۔ اسی طرح ہمارے نزدیک اس سوال کے جواب میں بھی کوئی سمجھدار انسان اختلاف نہیں کر سکتا۔ تقریباً سب مسلمانوں کا جواب یہی ہوگا۔ کہ اگر سردار بلدیو سنگھ اور فیلڈ مارشل آخنلیک کا سوال ہے تو ہم فیلڈ مارشل آخنلیک پر زیادہ اعتبار کر سکتے ہیں۔ بہ نسبت سردار بلدیو سنگھ صاحب کے۔ پاکستان ابھی کمزور ہے۔ اور وہ اپنا حق اس دلیری سے نہیں لے سکتا۔ جیسا کہ دیر سے قائم شدہ حکومتیں لیا کرتی ہیں۔ لیکن یہ بات صاف اور سیدھی ہے۔ کہ اگر فیلڈ مارشل آخنلیک ہمارا تیس فی صدی نقصان کریں گے۔ تو سردار بلدیو سنگھ ہمارا اسّی فی صدی نقصان کریں گے۔ پس اس صورتِ حالات کے ہوتے ہوئے پاکستان کے دوستوں میں سے بعض کا یہ کہنا کہ شکر ہے سپریم کمانڈ توڑ دی گئی۔ صرف اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ انہوں نے واقعات کو پورے غور سے نہیں دیکھا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ پاکستان میں جو ہندوستان یونین کا سامان ہے ہم اسے روک سکتے ہیں۔ ان لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ پاکستان میں ہندوستان یونین کا جو سامان ہے وہ زیادہ تر دوائیوں وغیرہ کی قسم کا ہے۔ لیکن ہندوستان یونین میں جو پاکستان کا سامان ہے۔ وہ گولہ بارود اور توپوں اور طیاروں اور بحری جہازوں کی قسم کا ہے۔ دونوں کی قیمت کا کوئی موازنہ ہی نہیں۔ جو چیزیں ہمارے پاس ہیں۔ ان کے بغیر ہندوستان یونین ایک حد تک گزارہ کر سکتی ہے۔ لیکن جو چیزیں ان کے پاس ہیں ان کے بغیر پاکستان گزارہ نہیں کر سکتا۔ ہم اگر حقیقتِ حال پر پوری روشنی ڈالیں۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ ہم ایک ایسی چیز کو ظاہر کر رہے ہیں۔ جو حکومت کا راز ہے۔ ہم نے بعض ذرائع سے پاکستان کی طاقت جو سامان کے لحاظ سے ہے۔ وہ معلوم کی ہے۔ لیکن ہم اس کا ظاہر کرنا نہ دشمن کے نقطۂ نگاہ سے درست سمجھتے ہیں۔ نہ دوست کے نقطۂ نگاہ سے۔ اس لئے ہم اسکو ظاہر نہیں کر سکتے۔ مگر ہم یہ ضرور کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان کو ان سامانوں کی اشد ضرورت ہے۔ جو اس کے حصہ میں آ تو گئے ہیں۔ لیکن ہندوستان یونین میں پڑے ہیں۔ پاکستان کے توپ خانہ والا حصہ بہت ہی کمزور ہے۔ نہ اس کے پاس پورا سامان ہے۔ نہ پورا گولہ بارود ہے۔ نہ مسلمان ٹرینڈ افسر ہیں۔ کسی صورت میں بھی توپ خانہ کے حصہ کو مسلمان افسر سنبھال نہیں سکتا۔ توپ خانہ کا بڑے سے بڑا مسلمان افسر میجر کی حیثیت رکھتا ہے۔ حالانکہ تجربہ کار کمانڈ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک میجر جنرل کے ہاتھ میں ہو۔ پیادہ فوج میں ایسے مسلمان افسر موجود ہیں۔ جو یا تو میجر جنرل ہیں یا میجر جنرل بنائے جا سکتے ہیں۔ لیکن توپخانہ میں نہ تو بڑے درجہ کے مسلمان افسر موجود ہیں نہ اتنے افسر موجود ہیں جو سارے توپ خانہ کے کام کو چلا سکیں اور نہ اتنا سامان موجود ہے۔ جس سے توپ خانہ کے حصہ کو محفوظ سمجھا جا سکے افسر تو ہندوستان یونین ہمیں دے نہیں سکتی نہ ہم اس سے لے سکتے ہیں۔ مگر اتنی کمزوری کے باوجود اگر سامان کی بھی کمزوری پیدا ہوگی۔ تو اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ پس ہمارے نزدیک مسلمان پبلک کو ایک آواز کے ساتھ پاکستان گورنمنٹ پر زور دینا چاہیئے۔ کہ وہ برطانوی گورنمنٹ پر زور دے۔ کہ ہندوستان یونین کے معاہدہ کے توڑنے کی بناء پر وہ سپریم کمانڈ کو توڑنے کا کوئی حق نہیں رکھتی۔ اسے یا تو ہندوستان یونین سے ہمارا سامان تیس نومبر سے پہلے دلوانا چاہیئے یا اپنے پاس سے وہ سامان ہم کو دینا چاہیئے نہیں تو اگر اس کے اندر کوئی شرافت باقی ہے۔ تو اسے صاف کہہ دینا چاہیئے۔ کہ سپریم کمانڈ کو نہیں توڑا جائے گا۔ جب تک پاکستان کا کل سامان ہندوستان یونین اس کو ادا نہیں کر دیتی

جوناگڑھ، انڈین یونین اور گاندھی جی

گاندھی جی نے ۱۱ر نومبر کی شام کو پرارتھنا کے بعد تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ "کل کے اخبارات میں مندرجہ بیانات کے مدنظر جوناگڑھ کے وزیر اعظم اور نائب وزیر کا ہندوستانی حکومت کو ریاست جوناگڑھ کے اختیارات سونپ دینا میرے نزدیک ہرگز بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی نہیں ہے۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آزاد ہند میں تمام علاقے عوام کی ملکیت ہیں۔ اور کوئی شہزادہ یا فردِ واحد اس ملکیت کی اجارہ داری کا دعوے نہیں کر سکتا۔ اور نواب جوناگڑھ مہاراجہ کشمیر اور نواب حیدر آباد تینوں میں سے کسی کو حق نہیں کہ وہ اپنے عوام کی مرضی کے خلاف کسی یونین سے الحاق کا فیصلہ کرتے۔"

ہم حیران ہیں کہ گاندھی جی نے یہ دو متضاد باتیں ایک ہی وقت میں کس طرح فرمائیں۔ اگر یہ درست ہے۔ کہ آزاد ہند میں تمام علاقے عوام کی ملکیت ہیں۔ اور کوئی شہزادہ یا فردِ واحد اس ملکیت کی اجارہ داری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اور نہ وہ عوام کی مرضی کے خلاف کسی یونین میں شامل ہو سکتا ہے۔ تو پھر بلا منطقی تخالف کے یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ جوناگڑھ کے وزیر اعظم اور نائب وزیر کا ہندوستانی حکومت کو ریاست کے اختیارات سونپ دینا درست ہے۔ کیا جوناگڑھ کا وزیر اعظم یا نائب وزیر جوناگڑھ کے عوام کے نمائندہ ہیں۔ یا کیا وہ نواب صاحب جوناگڑھ کے نمائندہ ہیں؟ اگر یہ درست ہے کہ وہ عوام کے نمائندہ نہیں اور نواب صاحب کے نمائندہ ہیں۔ تو ظاہر ہے۔ کہ گاندھی جی کے اپنے اصول کے مطابق کہ آزاد ہند کے علاقے عوام کی ملکیت ہیں۔ اور کوئی شہزادہ یا فردِ واحد اس ملکیت کی اجارہ داری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اور نہ کسی ڈومینین سے اپنے عوام کی مرضی کے بغیر الحاق کر سکتا ہے تو ایک فردِ واحد یا دو افراد جو عوام کے نمائندے نہیں۔ کس طرح ریاست کی ریاست کسی یونین کے حوالے کر سکتے ہیں۔ کیا جو بین الاقوامی اصول خود گاندھی جی نے پیش کیا ہے اس کی رو سے وزراء جوناگڑھ کا یہ فعل اس قانون کی صریح خلاف ورزی نہیں ہے۔ خاص کر جبکہ جوناگڑھ کے معاملہ میں ریاست کا حکمران پاکستان سے الحاق کر چکا ہو۔ اگر حکمران کا الحاق درست نہیں۔ تو حکومت جو کا خادم ہو ایسی صورت میں اختیارات ریاست نواب جوناگڑھ کے مقرر کردہ وزراء کے توسط سے قبضہ کر لینا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ خواہ کوئی وزیر وزیر اعظم ہی کیوں نہ ہو۔ ہمیں تو گاندھی جی کی اس منطق کی سمجھ نہیں آئی۔ کیا گاندھی جی ان دونوں متضاد باتوں میں تطبیق دے سکتے ہیں۔

اس بے اصولی اور متضاد بیانی کا مطلب صرف اتنا ہے کہ ہندوستانی حکومت طاقت کے دکھاوے اور غلط منطق کے بل پر نہ صرف جوناگڑھ اور حیدر آباد کو جہاں مسلم حکمران ہیں۔ اور ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ بلکہ مسلمان اکثریت والی ریاست کشمیر کو بھی جس کا حکمران ہندو ہے بیک وقت ہڑپ کر جانا چاہتی ہے۔ اور اس سیاسی قمار بازی میں جہاں تک ممکن ہو سکتا ہے۔ فریب کا پانسہ پھینکتی چلی جاتی ہے۔ اور آخر کار پاکستان کو کمزور کر کے مسلمانوں سے وہ پانچ صوبے بھی ہتھیا لینا چاہتی ہے۔ جو لنڈورے کر کے ان کو ملے ہیں۔

اسی بیان میں گاندھی جی نے جوناگڑھ کے اختیارات پر غاصبانہ قبضہ جمانے پر انتہائی خوشی کا اظہار کیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ اس معاملہ کا یہ پہلو نہایت خوشکن ہے کہ انجام اس طرح ہوا ہے افسوس ہے۔ کہ ہم آپ کی ایسی خوشی میں شامل نہیں ہو سکتے۔ ہاں اگر گاندھی جی ہندوستانی حکومت کو دو دستی وار کرنے سے روک سکتے تو ہمارے لئے بھی باعث صد مسرت ہوتا۔ کیونکہ ہندوستان کی موجودہ مصائب حکومت ہندوستان کی متواتر ٹیڑھی رفتار کا براہِ راست نتیجہ ہیں۔

پاکستانی ریڈیو

آپ مغرب یا عشاء کی نماز پڑھنے کے لئے کسی قریب کی مسجد کی طرف بازار سے گزر کر جا رہے ہوں۔ تو آپ کے کانوں میں کسی ہوٹل یا پان فروش کی دکان سے پاکستان ریڈیو سے نکلتی ہوئی سریلی سریں دامن کھینچنے کے لئے دوڑتی ہیں۔ کہ نماز کی خشکی کو دم بھر کے لئے اپنے دل و دماغ سے جدا کر کے ذرا ٹھیر کر تر و تازہ تو فرما لیجئے۔ پھر آپ زبردستی دامن چھڑا کر مسجد میں پہنچ بھی جائیں تو مسجد کے سامنے کی بیٹھک سے وہی سریلی سریں آپ کا خیر مقدم کرنے کے لئے دل آویز نغموں کے پھول بکھیر رہی ہوتی ہیں۔

آپ کا دل و دماغ اگر بالکل ہی زہد خشک کے عہد کا پرورش یافتہ ہوگا۔ تو آپ سوچنے لگیں گے کہ یا خدا کیا یہ خالص مسلمانوں کی بستی ہے۔ جہاں کے ذرہ ذرہ سے آوازی و دلکشی کی تجارت کرنے والیوں کی پکار ہر لحظہ اٹھتی رہتی ہے۔ اور کبھی بند نہیں ہوتی۔ آخر یہ کیا

حتی الامکان ہم صبر سے کام لے رہے ہیں تا دنیا پر واضح ہو جائے کہ جنگ پر کون تلا ہوا ہے

(خان عبد القیوم خان)

غلط افواہ کا خطرناک نتیجہ

مسلمان پناہ گزینوں کیساتھ ترکی کی ہمدردی

فلسطین سے برطانوی اقتدار کے خاتمے کی تاریخ مقرر ہو گئی

لندن ۱۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ برطانیہ نے فلسطین سے اپنی فوجیں ہٹانے کے سلسلے میں ایک معین تاریخ کا فیصلہ کر لیا ہے۔ لیکن یہ تاریخ اس وقت مشتہر کی جائے گی۔ جب مجلس اقوام متحدہ فلسطین کے بارے میں اپنے فیصلے کا اعلان کر دے گی۔ پچھلے چند روز سے برطانوی حکومت فلسطین سے برطانوی اقتدار کے خاتمے اور برطانوی افواج کے نکاس کے مسئلہ پر غور و خوض کر رہی تھی۔ فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ لیکن فی الحال اسے راز میں رکھا جائے گا۔

مسلمان پناہ گزینوں کیلئے ترکی کی امداد

انگورہ ۱۳ نومبر۔ پاکستان حکومت کی درخواست پر ترکی کی مشہور انجمن ہلال احمر نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ مشرقی پنجاب کے مسلمان پناہ گزینوں کے واسطے گرم کپڑے وغیرہ بھیجے۔ چنانچہ انجمن ہلال احمر کے صدر نے حکومت پاکستان کے وزیر صحت راجہ غضنفر علی خان کو لکھا ہے کہ کپڑے وغیرہ کو پاکستان تک پہنچانے کے لئے کیا اختیار کیا جائے۔

تقسیم فلسطین کا مطلب جنگ ہے

امین الحسینی مفتی فلسطین کا بیان

قاہرہ ۱۳ نومبر۔ ایک پریس ملاقات کے دوران میں مفتی فلسطین الحاج امین الحسینی نے ایک مصری اخبار کے نمائندے مقیم بیروت سے کہا کہ فلسطین کے بارے میں امریکہ اور روس کے رویہ کی کسی طرح بھی کوئی اخلاقی توجیہہ نہیں کی جا سکتی اگر فلسطین تقسیم کر دیا گیا۔ تو اس کا نتیجہ بجز جنگ کے اور کچھ نہ نکلے گا اور فلسطین کے تقسیم ہونے کی صورت میں تمام عرب حکومتیں اقوام متحدہ سے الگ ہو جائیں گی۔

حکومت پاکستان کا ہنگامی امور پر غور و خوض

لاہور ۱۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جمعرات کے روز حکومت پاکستان کی کیبنٹ کی ہنگامی کمیٹی کا دو مرتبہ اجلاس ہوا۔ اگرچہ صحیح طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ کون سے ہنگامی امور تھے۔ جو ان اجلاسات کا باعث ہوئے۔ بہرحال اندازہ یہی ہے۔ کہ جونا گڑھ اور کشمیر کی صورت حالات اور حیدر آباد میں حالات بگڑنے کے امکانات ہی وہ مسائل ہیں۔ جو آج کل پاکستان کی حکومت کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔ اور ان اجلاسوں میں انہی امور پر غور و خوض ہوا ہوگا۔ اس کے علاوہ سپریم کمانڈ کے قبل از وقت بند ہونے کا معاملہ بھی کئی رنگ میں پاکستان کے دفاع پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ اور حکومت کی خاص توجہ کا محتاج ہے۔

سومناتھ کا مندر از سر نو تعمیر کیا جائے گا

جونا گڑھ ۱۳ نومبر۔ انڈین یونین کے وزیر تعمیرات مسٹر این۔ وی۔ گاڈگل نے اعلان کیا ہے۔ کہ سومناتھ کے تاریخی مندر کی از سر نو تعمیر کی جائے گی۔ اور اس کو اصل حالت پر دوبارہ لایا جائیگا جام صاحب آف نوانگر نے اس کی تعمیر میں شرکت کے لئے ایک لاکھ روپے کا عطیہ پیش کیا ہے۔ اور اعلان کیا ہے کہ اصل عطیہ کی یہ پہلی قسط ہے۔ جونا گڑھ کی عارضی حکومت کی طرف سے مسٹر سانول داس گاندھی نے اکیاون ہزار روپیہ کی رقم پیش کی ہے۔

کسی فرقہ وارانہ جماعت کو پھلنے پھولنے نہ دیا جائے

(ابو الکلام آزاد)

نئی دہلی ۱۳ نومبر۔ مولانا ابو الکلام آزاد وزیر تعلیم نے ہندوستانی مسلمانوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ اب فرقہ وارانہ خیالات کو ترک کر کے کانگرس میں شامل ہو جائیں۔ اس وقت ہندوستان کئی قسم کی مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ اس کا حل ہم نے باہمی صلاح و مشورہ سے کرنا ہے۔ مولانا نے کہا۔ کہ ملک تقسیم ہو چکا۔ میں اب اس کی اچھائیوں یا برائیوں پر کوئی نقطہ چینی نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ اس کے نتائج کا لوگوں کو علم ہے۔ اس تبدیل شدہ ملک کے مسلمانوں کو اپنی آئندہ پالیسی کا خود فیصلہ کرنا ہوگا۔ اگرچہ کئی مسلم لیڈروں نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ مسلم لیگ کی سرداری سنبھال لوں۔ مگر میں نے انکار کر دیا ہے۔ مسلم لیگ کو اب ختم کر دینا چاہیئے۔ اور کسی فرقہ وارانہ جماعت کو پھلنے پھولنے نہ دیا جائے آپ نے جمعیت العلماء کی سرگرمیوں کی تعریف کی اور کہا۔ کہ اس جماعت کے پھلنے پھولنے کی امید ہے۔

حملہ آور کشمیر میں روسی اسلحہ استعمال کر رہے ہیں؟

لندن ۱۳ نومبر۔ اخبار ڈیلی گرافک نے اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ کشمیر میں لڑنے والے آفریدی پٹھانوں کو باہر سے اسلحہ پہنچ رہا ہے۔ کہا ہے۔ کہ اس اسلحہ اور بارود میں جو آفریدی استعمال کر رہے ہیں۔ روسی اسلحہ بھی شامل ہے۔ جو افغانستان کے ذریعے انہیں پہنچایا جا رہا ہے

افغانستان کے رویہ میں خوشکن تبدیلی

دونوں ہمسایہ ملکوں میں دوستانہ تعلقات ضروری ہیں

پشاور ۱۳ نومبر۔ آج اپنی ہفتہ وار نیوز کانفرنس میں وزیر اعظم صوبہ سرحد نے اس بات پر زور دیا۔ کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان گہرے دوستانہ تعلقات ہونے ضروری ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ مجھ تک اطلاعات پہنچی ہیں۔ کہ افغانستان کے باشندے ہماری مشکلات کے پیش نظر ہمارے لئے اپنی سچی ہمدردی کے جذبات رکھتے ہیں۔ اور حکومت افغانستان کے رویہ میں پاکستان کے نقطہ نظر سے خوش کن تبدیلی کے آثار نمایاں ہیں۔

آپ نے کہا۔ کہ اب تک دونوں ملکوں کے تجارت اور دفاع کے مسائل کا تعلق ہے۔ دونوں میں گہری مناسبت اور اشتراک پایا جاتا ہے۔ اور اس لئے دونوں ملکوں کیلئے باہم ایک دوسرے کے معاملات میں دلچسپی لینا اور ایک دوسرے کا ہمدرد ہونا بہت ضروری ہے۔ انڈین یونین کے ارادے ظاہر کر رہے ہیں کہ وہ ایشیا کی سب سے بڑی طاقت بننا چاہتی ہے۔ اس لئے مغربی پاکستان کو اگر کوئی خطرہ لاحق ہوتا ہے تو اس خطرے سے افغانستان محفوظ قرار نہیں دیا جا سکتا

خان عبد القیوم خان نے کہا۔ انڈین یونین ہمکو جنگ کے لئے اکسانا چاہتی ہے۔ لیکن ہم جہاں تک اپنے امکان میں ہے صبر سے کام لے رہے ہیں۔ اور دنیا دیکھ سکتی ہے۔ کہ جنگ پر کون تلا ہوا ہے۔

فتح شکست میں بدل گئی!

ایک غلط افواہ کا انتہائی خطرناک نتیجہ

لندن ۱۳ نومبر۔ اخبار ڈیلی میل نے سرینگر سے آمدہ اطلاعات کی بنا پر اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ ایک غلط افواہ کے پھیل جانے کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ آزاد فوجیں سرینگر پر قبضہ کرنے سے محروم رہ گئیں۔ بلکہ کشمیر کی تمام لڑائی کا رخ پلٹ گیا۔

پچھلے ہفتے سرینگر سے دس میل ورے ہندوستانی فوجوں کو بڈگام کے مقام پر حملے کی تاب نہ لاتے ہوئے پیچھے ہٹنا پڑا۔ اس عارضی اور معمولی سی فتح کی خبر بارہ مولا تک پہنچتے پہنچتے جو آزاد فوجوں کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ دشمن کی مکمل شکست میں تبدیل ہو گئی۔ اور یہ عام افواہ پھیل گئی۔ کہ دشمن اس بری طرح پسپا ہوا ہے۔ کہ بارہ مولا سے سرینگر تک تمام سڑک صاف پڑی ہے۔ آزاد فوج کے حملہ آوروں نے جب یہ خبر سنی۔ مال غنیمت کی خوشی میں سرینگر کی طرف بھاگ گئے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ [illegible] آگے نکل گئے۔ کہ سرینگر صرف چار میل رہ گیا یہ حالت دیکھ کر اچانک ہندوستانی فوج نے ان پر حملہ کر دیا اور ان میں سے اکثر کو جدید آلات جنگ کا نشانہ بنا کر ہلاک کر ڈالا

انتظامی امور کے متعلق مینجر کو مخاطب کریں۔

پناہ گزینوں کی تعداد

لاہور ۱۳ نومبر۔ جمعرات تک والٹن کیمپ میں پناہ گزینوں کی کل تعداد ۱۵۰۱۲۸ تھی۔ ان میں سے ۱۱۶ آئے بھیج دیئے گئے۔ ۷۹ اموات ہوئیں ان میں سے ۶ ہیضہ کے کیس ہوئے۔

بادامی باغ کیمپ میں بھوک۔ پیاس اور تکان کی وجہ سے ۱۶ موتیں ہوئیں۔ انبالہ سے آنے والے پناہ گزینوں میں ۳۲ چیچک کے کیس ہوئے۔ جن کو شفا خانہ امراض متعدی میں منتقل کر دیا گیا۔

میاں افتخار الدین اپنے استعفٰی پر مصر ہیں

حکومت پاکستان کی پناہ گزینوں کو بسانے کی پالیسی کے تعلق میں مغربی پنجاب کی وزارت میں جو نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے جلد حل ہو جانے کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔ کیونکہ سردار شوکت حیات خاں اور میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے اپنے استعفے واپس لے لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مگر میاں افتخار الدین وزیر پناہ گزینان اپنے استعفٰی پر مصر ہیں۔ کل وہ اپنے مستعفی ہو جانے کی وجوہات کا اعلان کر دیں گے۔

ریل گاڑی میں انسانی ہڈیوں کے بورے

جے پور ۱۲ نومبر:۔ کراچی دہلی ٹرین میں پھلیرہ جنکشن پر گیارہ بورے ۹ تارے گئے خیال ہے۔ کہ یہ بورے انسانی ہڈیوں سے بھرے ہوئے ہیں مسافروں کی شکایات پر افسروں نے ان بوروں کو دیکھا

بارہ مولا اور پونچھ کے محاذ پر شدید جنگ جاری ہے

پونچھ میں مسجدوں اور سکولوں پر ہندوستانی ہوائی جہازوں کی بمباری

پرار کمل ۱۳ نومبر۔ آزاد گورنمنٹ کے ہیڈ کوارٹر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ بارہ مولا اور پونچھ کے محاذ پر شدید جنگ ہو رہی ہے۔ پونچھ کے محاذ پر ہندوستانی ہوائی جہازوں نے سخت بمباری کی۔ جس سے اگرچہ فوجوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ مگر مسجدوں اور سکولوں کو بہت نقصان پہنچا۔ کئی شہری ہلاک ہوئے۔

ہندوستانی فوجوں خاصکر سکھوں نے لوٹ مار کا طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا ہے۔ مسلمانوں کو گرفتار کر کے ان کے گھروں کو لوٹا اور جلایا جا رہا ہے۔ ان کی عورتوں کو اغوا کیا جا رہا ہے۔ باوجود اس کے لوگ پامردی سے دشمن کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ ایک نئی بٹالین تیار کی جا رہی ہے۔ لوگوں نے دشمن پر فتح حاصل کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ ہندوستان کی وزارت دفاع نے اعلان کیا ہے کہ اگرچہ ان کی فوجیں بھورہ تک بڑھ گئی ہیں۔ مگر بھورہ دو میل سڑک پر چار پلوں کو توڑ دینے کی وجہ سے ان کی فوجوں کے قدم سست پڑ گئے ہیں۔ کشمیر کے جنوب میں آزاد فوجوں نے بعض چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

ہندوستان اور پاکستان میں حقیقی خوشی نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ ہندو مسلمان اور سکھوں کو واپس ان کے گھروں میں نہ لیجائیں

نئی دہلی ۱۳ نومبر: مسٹر گاندھی نے پرارتھنا کے بعد لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج کا دن ایک بڑا دن ہے۔ جمعرات ۱۳ نومبر سے وکرمی سمت کا نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ اس روز چراغاں اس لئے کیا جاتا ہے۔ کہ رام نے راون پر فتح حاصل کر کے رام راجیہ قائم کیا تھا۔

مگر آج ہندوستان میں کوئی رام راجیہ نہیں۔ اس لئے دیوالی کیوں منائی جا رہی ہے۔ جبکہ ہزاروں لوگ مصائب میں مبتلا ہیں۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتا ہے کہ وہ ہندو۔ مسلم سکھ کو اپنے بھائی بہنوں کی طرح سمجھتا ہے؟ ملک میں امن اور سکھ قائم کرنے کے لئے چاہیئے۔ کہ لوگ ایک دوسرے کے خلاف نفرت وحقارت شک وشبہ کے خیالات اپنے دلوں سے نکال دیں۔ دیوالی حقیقتاً کہیں بھی کامیابی کے ساتھ منائی نہیں جائیگی۔ جب تک کہ تمام ان مسلمانوں کو جو ہندوستان سے چلے گئے ہیں۔ واپس نہ لایا جائیگا۔ نہ ہی پاکستان رہ سکتا ہے۔ جب تک کہ وہ بھی ہندوؤں اور سکھوں کو واپس نہ لیجائیں۔

کرشن نگر میں مجالس عزائے حسین علیہ السلام

لاہور۔ ۱۴ نومبر۔ سید محمد نقوی صاحب صدر آل انڈیا شیعہ ایسوسی ایشن نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ "عشرہ مجالس ماہ محرم" یکم محرم الحرام سے کرشن نگر پانڈو اسٹریٹ مکان ۸/۴۸ میں منعقد ہوا کریگی۔ مجلس کا وقت ساڑھے سات بجے شب بتایا گیا ہے۔

لارڈ مونٹ بیٹن اپریل سے پہلے فارغ ہو جائینگے

لنڈن ۱۳ نومبر۔ "ویسٹرن میل" کے نامہ نگار مقیم لنڈن نے اطلاع دی ہے۔ کہ کیبنٹ لارڈ مونٹ بیٹن کے لنڈن میں قیام سے پورا فائدہ اٹھائے گی۔ لارڈ موصوف وہ سب کچھ بیان کریں گے۔ جو کچھ پاکستان اور ہندوستان میں ہو رہا ہے۔ اگرچہ یہ کہا جاتا ہے۔ کہ دونوں حکومتیں باہمی کشمکش کو جاری رکھنا نہیں چاہتیں مگر کشمیر اور جوناگڑھ سے آمدہ رپورٹیں اس بات کو جھٹلا رہی ہیں نامہ نگار نے بیان کیا کہ پاکستان خاطر لارڈ مونٹ بیٹن یہ نکتہ چینی کو کہ اس نے ریاست کشمیر کا انڈین یونین کے ساتھ الحاق کیوں منظور کیا۔ برطانوی گورنمنٹ تسلیم نہیں کرتی اس کو ہندوستان نے اب جبکہ آزادی حاصل کر لی ہے۔ تو اپنے معاملے آپ فیصل کرے۔

نامہ نگار نے مزید کہا کہ لارڈ موصوف اپریل سے پہلے اپنے عہدہ سے فارغ ہو جائیں گے۔

اگر مسلمان وفادار شہری بن کر نہ رہے تو اُنکے ساتھ غیر ملکیوں کا سا سلوک کیا جائے گا

(سردار پٹیل)

راجکوٹ ۱۳ نومبر: ایک پبلک جلسہ میں سردار پٹیل نے نواب جوناگڑھ کے ریاست سے چپ چاپ نکل جانے کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ نواب پر تمام مصائب آنے کی وجہ یہ تھی۔ کہ اس نے ان لوگوں سے صلاح ومشورہ کرنا شروع کر دیا تھا۔ جو شرارت کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ اور پاکستان کی حکومت قائم کرنے کا منصوبہ تیار ہے تھے۔ سردار پٹیل نے کہا۔ کہ جوناگڑھ کے معاملات میں دخل دینے کا پاکستان کو کوئی حق نہیں تھا۔ جب ہم نے تقسیم منظور کی تھی۔ تو ہمیں امید تھی آپس کے معمولی جھگڑے برادرانہ طور پر خود فیصل کر لیا کریں گے۔ مگر تقسیم کو تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ پنجاب کے حالات نے ہمیں پریشان کر دیا۔ ہم نے پاکستان اور ریاستوں کے تعلقات میں کسی قسم کی روکاوٹ ڈالنے سے احتراز کیا۔ ہم نے کسی ریاست کو اپنے ساتھ ملانے کی ترغیب نہیں دی۔ مگر پاکستان نے ہمارے لئے اس قسم کی روکیں پیدا کرنے کا ایک طریق بنا رکھا ہے۔ پاکستان نے دام پور کے معاملات میں دخل دیا۔ ہم نے اس کا مقابلہ کیا۔ تب اس نے جوناگڑھ میں قدم لگانے کی کوشش کی ہم نے اُن کو متنبہ کیا۔ عرض ماجرا کیا۔ دلیلیں دیں۔ مگر اس کی ضد کو توڑ نہ سکے۔ ہم اس کے نتائج سے غافل نہ تھے۔ ہم نے الحاق ہونے والی ریاستوں کا امن قائم رکھنے کے لئے وہاں فوجیں بھیجی۔ بنا ضرورت سمجھا۔ تاہم جوناگڑھ کی حدود میں داخل ہونے کا ہمارا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ مگر عارضی حکومت والوں نے گاؤں کے بعد گاؤں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ اب نواب صاحب کے مشیروں کو احساس ہوا۔ اور معاملات انڈین یونین کے حوالہ کرنا چاہے۔ سردار پٹیل نے پاکستان کی اس دلیل کو جھٹلایا کہ دیوان کو ایسا کرنے کا کوئی حق نہ تھا۔ حالانکہ اس کو نواب اور رعایا کی پوری تائید حاصل تھی۔ ہم کئی بار کہہ چکے ہیں۔ کہ آخری فیصلہ عوام کی مرضی پر ہوگا۔

ریاست کشمیر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان نے نہایت برے طریق پر کشمیر میں دخل اندازی شروع کر دی ہے۔ مگر کشمیر کا مستقبل بھی حیدر آباد کی طرح لوگوں کی رائے پر منحصر ہوگا۔ کاٹھیاواڑ کے مسلمانوں کو متنبہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر یہ کسی غیر ملکی طاقت کی طرف دیکھیں گے۔ تو کاٹھیاواڑ میں ان کے لئے کوئی جگہ نہ ہوگی۔ اگر یہ ہندوستان کے ساتھ رہے۔ تو انہیں شہری بن کر رہنا پڑے گا۔ ورنہ ان کے ساتھ غیر ملکیوں کا سا سلوک کیا جانے لگا۔ ہر قسم کی مراعات سے محروم رکھے جائیں گے۔ یہ خیال نہ کیا جائے۔ کہ ہم مصائب میں گرفتار ہیں ہمارے پاس ہر مخالف کا مقابلہ کرنے کے لئے ذرائع موجود ہیں۔

سردار پٹیل نے آخر میں کہا۔ کہ ہم پاکستان سے لڑائی مول لینا نہیں چاہتے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے اندرونی معاملات میں دخل نہ دیا جائے۔ ہم دونوں حکومتوں کو خوشحال دیکھنے کے متمنی ہیں۔

لاہور کا سیشن جج:۔ میاں ناصر احمد صاحب سابق جیف ... آفیسر مشرقی پنجاب کو سیشن جج لاہور مقرر کیا گیا ہے۔